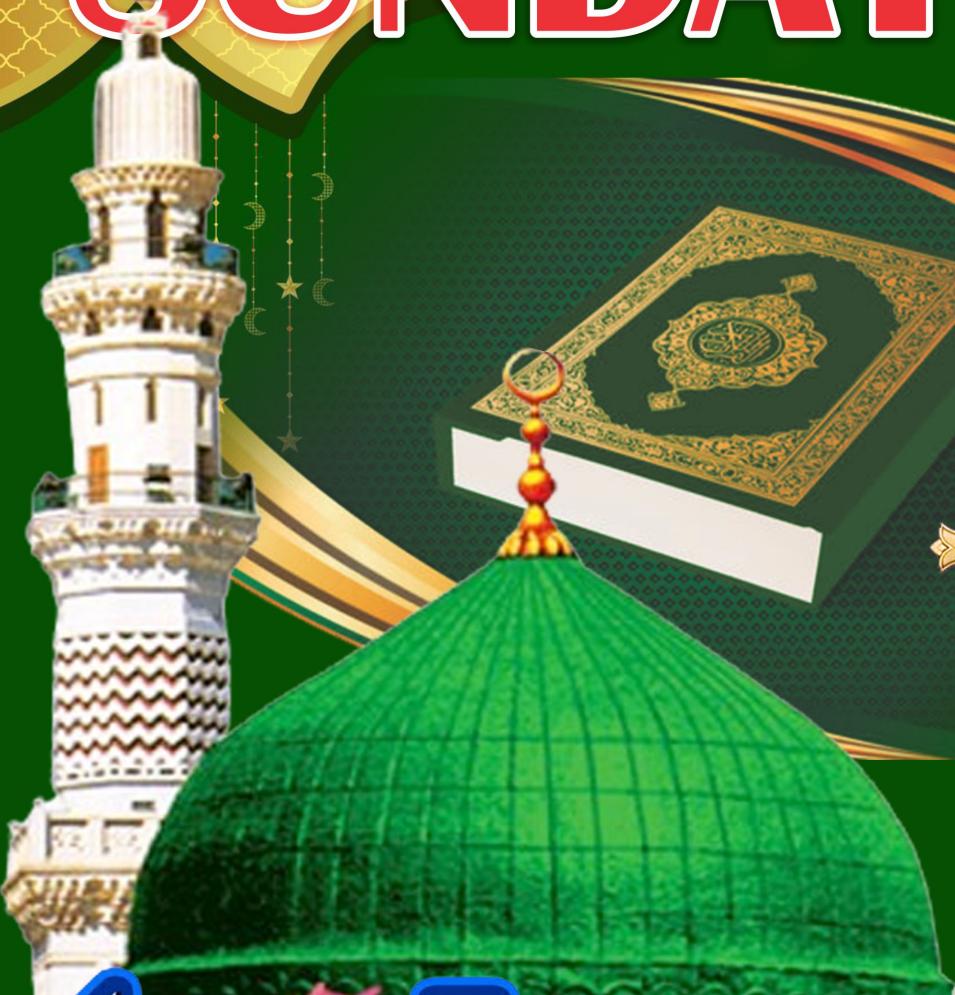


SUNDAY

نیا
ب
ت

sundaymag@naibaat.com

۱۰ مارچ ۲۰۲۴



رمضان مرحوم
2024



چھرے لئے بھراں نے اپنے
اقدار پاکستان اور عوام کا کبھی نہیں سوچا۔

جنوبی ایشان کے تیزی میں سوچا 1947ء سے قبل کی طویل جوہر جہد کے بعد ملک کے نام پر ایسا گیا کہ پاکستان ایک آزاد قوم اور مسلم اور خدا کے ساتھ کھڑک ہم بندوقیں اور درگوش بنے جاتے ہیں گے اور ان سے بخت اُنمیں صاحب مقام ہے پائی ہے اُندازی تو تمیں ملکی، ہم اُنکی عناصر پر کمرے ہیں، ہم آنکی بخوبی، بغیر کھلکھلاؤں کے حکماں جنکار ہوئے ہیں، ہم اُنکی صورت میں ایک آزاد قوم میں۔ آزاد و ملک و مدنیت میں ایک آزاد و ملک و مدنیت ہے جو تو ہوتی ہیں جو سب سے پہلے لیڈر اپنی میں اور ان کی تدبیت میں جو لیڈر رہی تھی اس کے ووچان سے قوم کے دن ہیں جن میں کیا آپ پھر کھٹکا مارٹھے کے باہی ہیں؟ کیا جس معاشرے میں ہم رہ دے ہیں اس میں ہم رہنے کے ادارے چینچتے ہے؟ کیا ہم اپنی اولادوں کے ساتھ وہ سلوک کر رہے ہیں جس کی وجہ سے ہم اُنکی خدا رہیں گے؟ اُنکی کتابت ہدمیں کسی کے اہمیت کی تباہت نہیں کی جاسکے بلکہ اس کی اچھی معاشرہ ہی تھیں جو ملکیں پائے۔ دروازہ بند تھی اس کو جاتے جائے ایک اسلامی تبلیغ میں گیا کہ اس سے صرف میزک پاں پچھے کیلئے کتنے شرمند ہیں اگر کوئی تجسس ایک پوچھنے کشم پاکستان میں نہ لالائے تو شاید یہی کچھ ہو جو مرتے۔ تلقی یہ میدان میں دھوکہ جو ہو گئی۔

کیا آپ اس بات سے اتفاق کرنے میں کہ جو منور سیاہ لیڈر پریدا کرتی ہے وہ نہ سزا ملے۔ یہ اسے اپنے خواستہ کر رہے ہے؟

ریوں پر اپنے آپ کی مارے؟
سرپریوس ایک دھماکہ ہمارے بائکوں اور میں یونیٹی میں ہوا کہ تھیں اور
تباخ تو میں یہ تاتی کہے کہمے ان نکلوں سے بہت زیاد پیدا کئے دوسرا
گرس روت کی بات کیں جو بھر مل دیتی ایجادات میں جیسا است دوں کی
بیجٹ چڑھ گئے۔

باائل اپ نے تھیک کیا کہ دہزیریاں یہیں ہوں گی جس بیچ کو یہ
حاجیات کے اور ان میوں سے بھر پوچھ لئی گے، پوچھوں سے بھر تاول
روخت بنیں گے، میں کیفیت کیجئے ہمارے ساتھی بھی کہم نے اپنے
مخالفات کے لئے تھی ایجادات کام کے کھوڑوں سے است کو قوم مقرر
تباخ اور اج بیکوں مددی سے پاکستان کی چاہی کا سبب نہیں ہے۔ انی
سیاست دوں نے گرس روت سے کوئی اچھی اپنی آنے دیا اور اپنی
شکمی کیا اور دنیس ایجادات دیئے۔ لئے کہم اپنے بلدیاتی اکشن کو والے
اور اگر جو بڑا ہے کو وکھنے دیئے تو بینے اور اس کا نہیں دیں کہنے الدادو
ایجادات لئے کئے لئے اعلیٰ العنوں میں لال گلے اور اعلیٰ العنوں کا فلام آپ کو پہنچ



A portrait of a middle-aged man with dark hair and a prominent mustache. He is wearing a red button-down shirt and is looking towards the right of the frame. The background is a plain, light-colored wall.

اسد شہزاد

لری لوں اچھا چکے جہاں دوڑ،
خوبصورت نین قش، آواز میں گنگ،
لچک میں شاٹکی اور پے کاموں کے
قدیم وہ سب سے غمایبا نظر تھا ہیں۔ گزشتہ ڈلوں سے ان سے انبوح
کے حوالے سے بات ہو رہی تھی اور جان میں شکر از جوں پائیں گے وہ کپکے
چیزیں جن میں حصہ اصل حاصم کا محسوس ہے۔ ایک رات کچھ اس خیال سے ملنے کا
عندیہ تھا اور جب میں ان کے کھنکھنے تو بیرس سامنے اچھا چکے میں موجود
تھے۔ ان کے کاموں کے حوالے سے دیکھتا ہوں تو پھر ایک لیکی دیوانا بن
جاتی ہے۔ اس لئے یہ کچھ ملاطقات فتحی کا عذرا ہے۔ پڑھ لے اچھا چکے کے
بارے میں کچھ تعلیم۔

امحمد چنائے کا شاعر ایضاً قابل فراہم ہوتا ہے جو مختلف صنعتوں میں 30 سال سے زائد کا تجربہ رکھتے ہیں۔ احمد چنائے کامرس گیج یا بائیٹ میں اور وہ آئی کی مدد اپنے پی سے کاست اینڈ ٹھنڈٹ اکاؤنٹنگ ٹھنڈٹ میں پہنچتا۔ اسی کاروباری اپنے شعبت میں مضطرب قدم رہیں۔ اسی میں گھنٹا لوٹی، اوکری گھنٹی اونو ٹھنڈٹ میں مضطرب قدم رکھنے کے ساتھ، احمد چنائے نے قبائل دری خشتم میں ہمارا داکا۔

فی الحال و آنکه مکتبین می‌باشند پر فائزه‌اند، مبنی آرچ سزاید ارچ اندرسترن می‌شوند پاشر، پاکستان اسکاپ اچچیج لمدینہ سیندل فوپیا بزرگ کنیتی، پاکستان مرکوز اچچیج لمدینہ، پیش کلیکس کنیتی آف پاکستان اور سوئی درور میگز پاپ لامبرٹینیشن میڈیا کمپنیز خالی میں -

”طبقاتی جنگ“ کے حصاء سے نکلنا ہوگا

میجنگ پاٹری "آرج" امداد سپریز اور معروف صنعت کار احمد چنانے سے نئی بات سے ملاقات
اگر آپ کے سوال کی ہوں میں جاہل تو ملاحت و
و اتفاقات کی کامیابی بہت طویل ہو جائے گی۔ یہ قصہ ہے
75 سال پر بھائیوں کا۔ الی 75 سالوں میں پاکستان
کس سماں تک جانے والے ساست اور مغلات
کی اوان صدر سے وزیر اعظم ہائیکوڈ ڈائی سائبین 1948ء، سیکریتی آج
کے تواریخ میں کوئی کاملاً جائز تھا۔ یہیے خالی میں پاکستان میں طبقات



یہ قوم کب تک اپنی خالماں نہ فرام
لی جو سے پہلے چاہے گی؟

اور اچھے حالات دیئے، اور خیر ملکی اونیشن کو وجوہت دی کہ وہ پاکستان میں آکر
انہی سڑی کا کئے۔ یہ وہ دور تھے کہ جن کو آپ ہماری انہی سڑی کے
خواصروں دو کہہ سکتے ہیں۔ دکھنے چاہے کہہ آئی ہے ایف سے لگ کر پانچ سالوں میں چھکارا حاصل
کرنیں گے یعنی، یہ بھی کامیابی میں بند روپیجہ کے گھنکی، پڑوں اور
تو از شریف نے تمیں بارہ دار اسٹر اعلیٰ کی، وہ بھی اوقراقی کا بڑا وجوہی کرتے ہیں؟

عام پر شکر کا بوجہم ہو سکتا۔ خدا کے پلے سی اسی احکام جو اس نکلی
سے کس صورت میں گزر رہے ہیں، کہ پاکستان میں اپنی سے پہلے اس
بات کے جوے اندرازے کا کام ہے تھے کہ پاکستان میں اپنی
اجکام آئے۔ گلچکل تھامنا ہوں کو ماف کرتے ہوئے ایک دوسرا
کی غلطیں تسلیم کر کے سب کو لوگ کہہ ہم آگے گرسن گے اکرایا جو دعا۔
کاش یہ بھری کے انتہا کر لیں۔ آپ ہمیں میدیا کے علی کوہ کس طرح دیکھتے ہیں، یہ گی اوقراقاً ستون ہے؟
پاکستان میں پرنٹ میڈیا کا نہیں اور کمیٹی نہیں تھامنا ہے۔ ورنہ امنشتر، درجنام امنشتر، درجنام امنشتر اور
فرست کے اخراجات میں کام کر کچا ہوں۔ ورنہ امنشتر، درجنام امنشتر، درجنام امنشتر اور

کی جگہ۔ ہم آج بھی اسی طبقتی جگہ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ہمارے
ہاں براہ راست پہنچنے والے کامیابی کے کامیابی جسے کامیابی طبقے
کو کشمکش کر لیا ہے اپنے آپ کے کامیابی کا باتیں کامیابی کے کامیابی میں چھکارا حاصل
ہو جائیدار ہوئے ہیں میں کامیابی کی کامیابی کو جو کوہ دوسرا شکر
بہت بڑا لیندرا تھا جس نے اس تو کو پاکستان دیا۔ ان کے بعد کوئی اور
کامیابی کی باتیں کامیابی کے کامیابی کی کامیابی کی کامیابی کے کامیابی میں لیندرا شکر کر کر دیا،
جماعتی کی باتیں کامیابی کے کامیابی کی کامیابی کی کامیابی میں لیندرا شکر کر کر دیا،
میں بات اس ویژن کی کروں گا اسی وہیں ہے۔ ہم اسی کی کروں گا۔ کہم نے اس
ملک کے صرف مارٹن لائی اور جہودی اور نیکی دینے دیتے۔ پوری دنیا میں یہ دوں کو
کبھی نہ پھانسی جاتی ہے۔ میں بھروسہ میں نکلا جاتا ہے اور جہاں یہ عمل
دیکھنے کو ملے ہم اسی کی پورتی کی آؤں ہیں آئی۔

کالا باع ڈیم نہ بننے سے

ملک انڈھیروں میں ڈبو دیا

گیا اب ڈیم بنانے پر توجہ

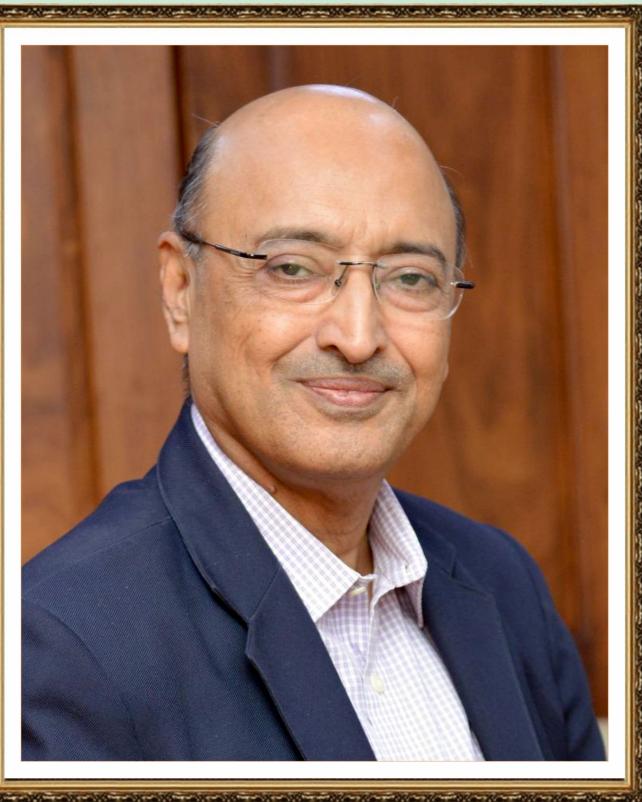
دی گئی تو آنے والی نسلیں

قطط کا شکار ہو جائیں گی

کیا آپ سمجھتے ہیں کہ پاکستان میں آج جو امنہ سڑی کی تھی آئی، اس میں
ڈوالٹھاری کھنکا تھا میں کامیاب کردار ہے؟ اگر ہے اس دور میں صنعتوں کو سکاری
تجویں میں دلیل تھی تھا اپنے والیں ملک کے امنہ سڑی کی تھی اور صرف اس
لئے امنہ سڑی تھیں لیکن کہیں حکمت کی وقت بھی اس کو حکومت کے
کاماتے میں مدد نہ دے؟
ہاں یہ آپ کی بات درست ہے کہ وہ خوب آج بھی ہماری انہی سڑی کے
اور چالانے والوں کے لیکے پڑا ہوا ہے۔ سابق صدر ایوب خان کا شہری دور تھا

موجودہ حالات میں اگر نئی حکومت مہنگائی کا "جن" بول میں بند کرنے میں کامیاب ہو گئی اور بڑھتے بلوں پر کنٹرول پالیا تو یہ بہت بڑی بات ہو گی

روز نام پاکستان نامہ تحریر سامنے لگا۔ ہم نے اس کا لے دوں ایوب
خان کے عدالتی کام لے قانون کو بھی بھختا اور بجزل شیاء کے دو کوئے جو
صحابوں کو کھائے گئے وہ آج بھی اسی کام کے دو کو حصہ ہیں۔ اس کے بعد
جزل شرiff کے دو میں ایک ایک میدیا کا بھر پڑا اور اس کے ساتھ
جزل شرiff نے پاکستان میں شامل ہو گیا جو ایک ایک میدیا کو جو اور کوئی ملک کر
پاکستان بھی ان ممالک میں شامل ہو گیا جو ایک ایک میدیا کو ایک ایک
چلتی ہے۔ ایک ایک میدیا کے بعد سو شش میڈیا کی۔ اس نے تو آئے ہی



ہم نے ایئن مفادات کیلئے ذاتی خواہش کو سامنے رکھ کر موروٹی سیاست کو قوم کا مقرر بنا دیا
اور آج یہی ہورٹی سیاست پاکستان کی تباہی کا سبب تھی ہوئی ہے، انہی سیاست دنوں نے
گراس روٹ سیاست کو کمی اور پنپیں آنے دیا اور نہ انہیں تشہیم کیا اور نہ انہیں اختیارات دیے

جس دور میں انہی سڑی نے اور جس دور میں انہی سڑی نے ہمارے ہاں آنکھ کھوئی
اور اس کی پروٹھ بھوتی اور دو میں کوہیا چھے میں ایک کوہی انہی سڑی کو
کے راستے تھے اور آج وہ کوہیا، جو کسی بھی کوہی کے لئے ہمارے پاس آیا
کرتے تھے اب آپ خود سوچیں کہ ان ممالک کی انہی سڑی، ان کی ترقی کا
گراف آج اور وہ پہاڑ کھڑے ہیں۔ ڈوالٹھاری کھنکا یہیں اسی کی تھیں
امتحان تھیں یہیں امنہ سڑی کی تھیں۔ اسی کی تھیں اسی کی تھیں اسی کی تھیں۔

سب کی بندگیوں کی بھی کھول دیا اور آج سو شش میڈیا ایک بہت بڑی طاقت
ہیں کہ آپ کے سامنے ٹھرا دیا۔ کامیاب ایک اور پنپیں آیا کی خر لینے
پر بھجوڑ ہو گیا ہے، چاہے وہ قابلیت یہوں تھے ہو اور اس نے جنہیں کی
نیزیں جرم کر دیں اسی سو شش میڈیا نے تھکنے آنکھ کے ساتھ جہاں بہت سے
اداروں کو کے نقاب کیا۔ دو یا ڈویٹھی خشکی کو ہمیں یہ پڑے کہ وہی وہی
سو شش میڈیا کے نقاب کیا۔ اپنی بڑی طاقت کے ساتھ ایک بہت سب کے
اساتھ جو ہمارا بارہ اور جھنگی ملتی ہے اور سو شش میڈیا کی
بندانے والا دو اور نسل بھی اسی سو شش میڈیا کی اور مہر منت رہے گی۔

اشرفتورت ہے، وہ آئے گا تو حالات بھری کی طرف جائیں گے۔

کیا آپ ان کے دو کو ایک بہترین درجہ کہ سکتے ہیں؟

آن وہاں، میں شماںوں اور اسکیوں میں دیکھا میں پھر شروع ہو گئی

میں شہزادیوں کے تھانے کو کوئی مانع کے لئے تھا۔

یہ انتہا کے مانع کے لئے تھا۔

کیا آپ چھے ہیں کہ

کوئی کمی نہیں

کیا آپ اتفاق کرتے ہیں؟
گروپ پناہ کوئی بڑی بات نہیں لیکن دیکھا جا رہا ہے کہ تاریخ دن کے ان
گروپ کی سیاست نے بھی پاکستانی یادوں کے درمیانی خلافت کے لئے
پیش کیا جائے گی اس کا سیاست کی دکان خطرے میں پڑتی تھی۔

قاتل وہ سیاست دان ہیں جنہوں نے مل کر نوشہر پر سیاست کی اور جنہوں
کے جب ریڑھی پڑی کوپانی ہیں لے گا تو وہ کیسے پینے کی اپ کا کسان
تو آپ نے اس لئے بھی کالا باغ میں بنیں بنے دیا کہ ان کی سیاست کی دکان
غیر معمولی سیاست دیکھنے کے لئے اور دوسرا ہمارے ملک میں نہیں ہے مونے

امکن کا نام بھی تو ماری قوم کی بڑی تباہی کا سبب ہے؟
جبکہ اس نے پہلے کہا جو مونے کے مان پر فضل روپیں نے پاکستان
میں بھی بھی اور کسی بھی کوئی بھی حکومتوں کے مان پر فضل روپیں نے پاکستان
ہاں تو وہ رہی گرا ہے جب ایک وقت یہ کہا جاتا تھا کہ وہ اور زمیندارے
غیر معمولی سیاست کے لئے کوئی سچے کہیں دیکھنے کے لئے وہ بڑا ہو کے آن کے
ساتھ کہا اس کا وجہ اور اس کے اداروں میں دیکھا کہ ہمارے میں
سیاست داؤں کے محدودیت کے پڑے گے اور غربہ کے بچے کو
انھیں نہیں دیا۔ اس کے باعث میں تاب کی بجائے کائنات کی دیوبی کی اور
اگر آج کو خواہے سے بات کروں تو تم بونسل کر رہے ہیں وہ مشکل
میں بیا کیلے اس سو شش میڈیا یا نیٹ ورک کو تباہ کی جائے اس کے
باھر میں موکل دیا جائے اور اس کا پہاڑ تھکلی گی جو کہ جنمائیں
ہے اور اس کا پہاڑ جنمائیں جائے اور اس کا پہاڑ جنمائیں جائے

ہمارے ہاں کون سا ادارہ ہے جو تقسیم
نہیں ہوا، یہاں اگر تاریخی تقسیم ہو گے
ہیں تو یہ کوئی بڑی بات نہیں، ہمارے
سیاست داؤں نے تمام چھوٹے
بڑے اداروں کے اندر جو تقسیم کی بنیاد
ڈالی تھی تاریخی اسی تقسیم کا شکار ہو گے

وہ انہیں کہے چل گی۔ یا قیام تک آپ کے سوال کا تعلق ہے کہ
تاریخ دن کی سیاست کو اگر بیٹھ اسرازے یا ایسا جائے تو وہ اسی سیاست ہوئی
چاہئے۔ میری ذاتی رائے یہ ہے کہیں اور معاشری مفادات کی خاطر ملک
کے تاریخ دن اور اسی مدد ہوئے گا اور مدد ہوں گے تاریخیں بڑھتے ہوئے گا۔
اور وہ تاریخ دن کی مذہبا اور ان کی ثابت رائے سے بہترین بجٹ بنائے گے۔
کیا آپ سمجھتے ہیں کہ تاریخی اسی کی تھاں کا ذمہ دار ہے؟



میرے نزدیک کالا باغ ڈیم کے
قاتل وہ سیاست دان ہیں جنہوں
نے مل کر نو شہر پر سیاست کی اور
جنہوں نے اس لئے بھی کالا باغ
ڈیم نہیں بننے دیا کہ ان کی سیاست
کی دکان خطرے میں پڑ رہی تھی

اس سے بڑی تباہی کا آئے گی؟ کہ جو قوم قلم و دوات اور تاب کو چھڑ
دیں تو پھر وہ نہیں ملیں گے وہ بھی تھیں، یہ آپ کے سامنے ہے۔ یہاں
پر انتصان چوکے لئا کہ اس کی بر بادی میں یکسان نقا تعلیم کا دنہ ہوتا ہے
شامل ہے اور اسی اے فوجہ نہاد نام سے ہم مزید نزدیک سے نزدیک ہوتے چلے
گے اور بہتری اسی کے وعدے ہوئے گے ان کو کمی چاہمیں پہنچا جائے۔
کی ملک کی زراعت اور اس کی ترقی کے لئے ہاں ہے فیکر کا سبب ہے



نہیں تاریخ نے کسی امن کا اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ اس کے
لگائے پودے کو وہ خوب رہا کرے۔ تاریخ دن کی سیاست اپنی جگہ کتنے
خیال ہے کہ کسی کی حکومت نے تاریخ دن کو اس طرح کی ریاست نہیں دیں
اور اس قسم نے تاریخی امن کو بہت تھوڑا کرے۔

جیسا کہ کوئی بڑی بات نہیں، ہم دیکھ رہے ہیں۔ یہاں اگر تاریخی
انتسابات سے قلیل یا جھاتی کی تھیں۔ آس ان غلوں میں اگر یہ باتوں کے مشورہ ہمارے سامنے
رہے اور مجھے لگتا ہے کہ آج اس ملک کے جھوالتا جار ہے۔ میں بھی
ہمارے سیاست داؤں نے تمام چھوٹے بڑے اداروں کے اندر جو قسم کی
معاشری مفادات کی تاریخی تھی اسی قسم کا عکار ہو گئے۔

آج ایک نہیں کی گرد تاریخ دن کو پانچ سیاست تک تقسیم ہے جسے
لئے مزید خوفناک اور قحط زده ہو سکتا ہے۔ میرے نزدیک کالا باغ ڈیم کے
سے اس کسان پر اتنے لگن لگا دیجئے گے کہ وہ اسی کا سبب ہے کہ کل ابتدیں آج
کی ڈیم بنا جائے۔

اگر میں صرف کالا باغ ڈیم کے حوالے سے آپ کا جواب دوں تو پھر میرا خیال
ہے کہ ہمارے ماضی کے سیاست داؤں کے مفادات کی بیہت بڑی حصے والا
کالا باغ ڈیم اگر بھی قدر اس قدر
پر اللہ تعالیٰ نے اتنا تو دیا ہے، یہاں کئے یا بیان کیا اپنی اکھی
نہیں کر سکتے۔ اگر یادوں میں تو تکمیل کی اندھیں ہوں میں نہ ڈالوں دو ڈیم
بوایب خان نے بنائے وہ ڈیم آج بڑھی آبادی کا ساتھ نہیں دے سکتے۔

محمد سلمان

پدر آن بیوی باشی میں بھی
خیکا ہو چکے ہیں جس کے
کی کارگردانیہا مٹھا کئی نہیں رہی۔ ای طرح حارث رفت کی
اس سریلیا نیت ہے کہ میں کام کا حصہ سے مددوت کر کی جائی
کہ پاکستان کرن کرت ہوئے ان کا بنیل کشمکش کی قسم کر تھے ہوئے انہیں
بے یہ بھی کام کا حصہ نہیں دیتے بلکہ ایتھے
کی طرف نہیں دیتے بلکہ ایتھے خارج سے سوالات اٹھے جائیں گے جن
کی پاس لوچنگ کی وہ فریشن موجود ہوں گے جو یقینی کی
بے پاکستان کرنے کے لئے بیکوئچے کے لیے لازمی ترقی کی ہے۔ میں
اللہ محمد حفظہ علیہما کا انسان کرن کرت ہو روز کی جانب سے نہیں بلکہ ایک دن
حیثیتی ڈریکسک روم میں مختلف قواعدی خلاف و روزی کرنے پر
کام کرنے کا عملیہ ہے جیسا کہ دنیا میں بھی ہے اور ان دریکسک روم
شاپ تھا، ہم چھڑکی جانپ سے ناک شاپ پر گئے گیا بیانات کے
اکثر افراد کا میل ہے کہ یہ خانے عکیں بیانات ہیں اور پاکستان
پورہ کو اپارے میں دیکھتات کرنی چاہیے تھا۔ میں اپنے ایک صاف نے
میں تھہ کر تھہ ہوئے کہا کہا پلیٹ منٹ سا جات کر کے کوچ بیوار
ای پھٹل پر پہنچ کر کھلاڑیوں پر تھیز رکن۔ ایک اور صاف نے جواب دیا
یعنی کامیابی کا دلیل ہے بلکہ کھلاڑی بھی وہ ایسا کشاختات کرتے رہے
حدار فرقہ نے حال ایسا اکھیڑے کے لیے قیس ایمانی برداشت
تو اعلیٰ خان کو کہیے کیا کسی؟ کچھ صارخی کی جا ب
حسے نہیں کامیابی میں دیا گیا ہے کیونکہ کامیابی بارہ جس میں
وہ کہ رہے ہیں کہ جب میں میں 2020 میں وہیں آیا تو
ہر کوئی بھی کہا بات کو کیوں پیش کرے (ٹھنڈیں میں) کیا کہر
ہے؟ میں انہیں میں بھتیجا کہ جب میں میں میں آیا تھا تو میرے
سامنے انھیں یہ سوچ اوہ بھر بڑے کھلاڑیوں پر اپنے اپنے ایسا کیا کہ
اچھی کارگردانی میں دیکھا کر اپنے اپنے ایسا کام کر کے
بیویوں نہیں۔ یہاں میں یہ کہا کہ ایک حصہ میں آیا تھا تو
بڑا نادی صاف نہیں۔ یہاں کارکر کے ایک حصہ میں آیا تھا تو
پاکستانی میں کارکر کے ایک حصہ میں آیا تھا تو

یہ کیسے ھلاڑی ہیں، نہ یہ دو گھنٹے
ستے زائد پر کیس مگر سکتے ہیں نہ ہی
ایک انکسر سائز، سلیمانا چیک کیا تو
دو گلو میسر دور میں بھی ناکام ہو گئے



فٹ ۰۰۰ ان فٹ اور فٹنسی

سابق کر کرڑ وڈا مریکٹ
محمد حفیظ کے انشافات

کسی بھی کھلاڑی کے جسم میں ہر وقت پچھنے پچھلے چل رہا ہوتا ہے لیکن آپ اگر کٹ جذبے کے لیے گھیتے ہیں، ہم نے درک لوڈ میخنٹ کو اینے آپ کو بھانے کے لیے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے



ذکری شهادت امام زین العابدین علیہ السلام
وافتقار ایضاً علیہ السلام
پاکستانی اسلامیت کے اعلیٰ امدادگار
1445ھ - 2024ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سید احمد

پنج

کی جراہی عروض علماء ہیں۔ اس کے علاوہ پختہ بھی ہم کے کاروں کا بھی ذکر کیا جن کی شادیاں ہوئیں، ان کی نیپالیاں وہ بھائی کا خانہ رکھنے والے عوام میں اپنی والدہ کی طرح شہرت حاصل کی۔ انہوں نے بھارتی شہر کانور کو پانچ سو سو روپیہ کے میڈلے کا سامنے امری پرندگان کو پانچ سو سو روپیہ تقریباً تو پانچ سو روپیہ کے عشق کی کہانی میں جانے کے قابل ہم عوام کا تھارف کرواتے ہیں۔ 1954ء میں پیرا ہبی جب ان والد اور والدہ اپنا کیری بڑھانے کے لئے کوشش تھے۔ ان کے گھر میں انجام مردوں کا آئنا جاتا تھا۔ پاکستان کے فوجی و سرکاری افراد ان راستاں اپنے مانعوں میں عوام کی تقدیم کا مسلسل چاری رہا۔ مگر وہ شاید اپنے کے کوئی اُک راست اپناتھا جائے۔ رہی تھیں، وہ شاید اپنے مانعوں سے فرار چاہتی تھیں، اس کے سب سے طاقتور خاتون تھیں جس کا ساتھ انکی سب سے طاقتور دیکھتا تھا۔ اب غلام مصطفیٰ کھر جوانان کو رخشنے والوں میں اپنی بیوی کا وہ درجی تھے۔ انہوں نے اپنیں میں مینڈ کر دیا۔ غلام مصطفیٰ کھر اور اپنی مسکے اختلافات ہوئے تو درمیان



پھٹو کو جزئی
رانی کی



جنرل یونیکی جنرل رانی

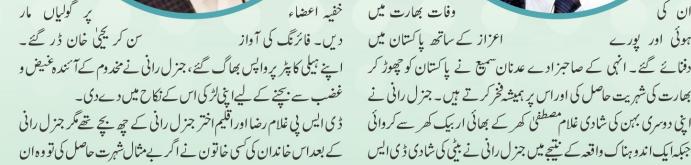


امیر بیدار
لکھ سے عمر کا آخر
س ملاقات کے کو دو
لو بتائیں گے عروج
ہے۔ ان کی زندگی
جانبی کیا ہے،
ن کا بچپن
لیسا تھا،
ہوں نے
لیے بیوں
یف منصور
تیق کی کرپشن کو
لور صفائی نے

A portrait of General Qasim Soleimani, Commander-in-Chief of the Quds Force. He is shown from the chest up, wearing a camouflage military uniform with four stars on his shoulders. He has dark hair and is looking slightly to the right of the camera with a neutral expression.



ہوئے۔ ایک بیان پاکستان کے معرفوں فنکار خواہ عالم پر بھج دوسرا بینا
باقی اسلامی ممالک میں تسلیم کرنے کے لئے اپنائیں۔ ملک سوسنگ میں
وائل بیان سوسنگ اپنے ملک حفاظت اور اپنی اخراجات میں ریاست، اپنی والدہ
کامران اور دامسٹل پاکستان اور درود ان کی آخری وطنی کی وجہ سے
میں تھی۔ ان کے خاتمہ کے پاکستان کی ہر طبقی ایجادیں ایجاد نہ ہوئیں سے قرقیز
تعلقات رہیں۔ اس اپاکستان کے سیاسی جرجنas نے بیشتر اس خاتمہ کو
لے کر اپنے سامنے کر کر رکھا۔



عروسوہ عالم اختر رانی کی بیٹی
جس نے بھارتی پنجاب کے وزیر
اعلیٰ امریندر سینگھ سے ایک ملاقات
میں دل دے بیٹھیں اور ۰۰۰

معاملہ ذر راخنگتھا۔ ان کی یوں پرنیت کو جو ایک کامیاب سیاستدان تھی، فوایق و مبرہ پچھلی تھی، سارے عین تھیں۔

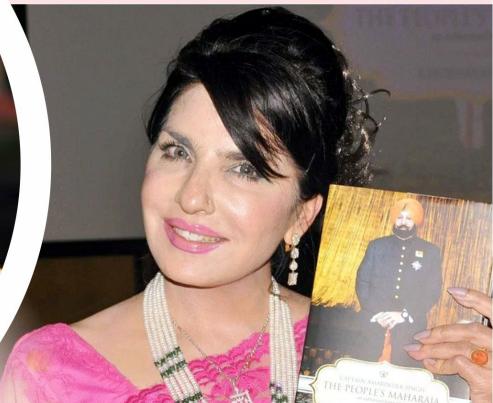
راس وقت بطور وزیر اعلیٰ اختیار
و دونین دن کا لیے ابجر راجستان میں موجود تھے جہاں پر سکونت کی
پورا گرام پر ماں براچانگر جہاں کن طور پر کہیں (امروز نگھنے اپنا
لیکن پوچھ اگر ملت کی اواری دن سرکاری ہجڑا پر اچاندھی رہتی گئے۔ بھارتی^۱
اوائیں کیا نہیں کام ہوا تو اس بوزتے جوڑے نے اسے صرف دیتی آئی
بعر و سام کام کا سکن چندی گڑ کا دیڑھا بیٹھا اپلی اس بن چکا تھا۔ امروز
عمر سے ۱۳ سال بڑے تھے۔ عمر کے خاندانی
معاملات کا یہ علم تھا کہ شاندار اکثر
سماں تھا لیکن
سماں تھا لیکن

کی سادگی اور کارکرکی کی شرم مبتدا تکمیل کیا، دوسری میں بالطفہ بھی اور اسرا فون پر
پاٹنے ہوئے تکمیلیں دوسرا ملاقات اس وقت ہوتی اور یہی ملاقات ان دونوں
کی محنت کا سبب بنتی جس کے بعد عالم گیر ایکانیکی سا لوں کے چندی گڑھ
میں مقام پہنچی۔ سماں کے صدر کا طبق ۲۰۰۶ء میں عوامی گلزاری
پختگی اینوں نے پہنچ کر اسرا فون پر بتایا تو
کوڈز اور ایل ایم پیز کے متعلق ایک ایڈیشن کی طبق اس کا مطلب ہے

۶ عروضہ عالم اقلیم اختر رانی کی بیٹی جس نے بھارتی پنجاب

” کے وزیر اعلیٰ امریند رنسنگھ سے ایک ملاقات

۶ میں دل دے بیٹھیں اور ---



اسی گھرانے کی نامور بیٹیوں نے
بڑے لوگوں سے شادیاں کیں
کس نے رانی کو گولیاں ماریں
اور اس وقت کے صدر جزل یحیٰ
نے کس طرح راہ فرار اختیار کی

عروسہ عالم امریندر کی سادگی اور آنکھ کی شرم نے متاثر ہو گئیں، دونوں میں رابطہ ہو گیا اور

۹۔ اکٹھون پر باتیں ہونے لگیں۔ دوسری ملاقات جب ہوئی تو یہی ملاقات ان دونوں کی

۶۰) محبت کا سبب بنی جس کے بعد عروج سے عالم اگلے کئی سالوں تک چندی گڑھ میں مقیم ہو گئیں

1

خود میں آئیں۔ ایک مرید رنگوں سے تعلق جوگز و مدرسائیں حقیقی آئیں ایسیں ایک جزوں رنگوں کی طرف حید کا سچے تعلقات پیش کرنے حاجہ ہرمنے جزوں پیش اور عوسمام پر ایڈم لیکا کر جزوں پیش حید کی بیوی نے انہیں گلی باری تو خود سماں کے باہمی خوبی کا اعتماد یعنی احراق اذالیت۔ یہ کہانی تھی، سننے تعلق رکھتی ہے۔ 2004ء میں ہماری خوبی کے وزیر اعلیٰ کمیٹی ریاست اسلام پر ایڈر رنگوں سے اسلام اباد دوسرے کے موقع پر ملقات ہوئیں۔ ان کی میزبانی کا پہنچان چیزیں کی صدر عوسمام کی اور پہنچی ہی ملقات میں پہنچانے والے۔ عوسمام کے اپنے اخلاقی کوئی امر پر میرد

مقاصد کے تحت ایک خاص رنگ
دیا۔ عبداللہ کو ایک جو اندر واروسہ مانیں، ایک باغی ذا کوکے طور پر بیٹھ کر تھی تھی ہے۔

اس لئے اس کا نام بیکار نے ملکہ مثائب کے درپر رہی ہے ورنہ تو تاریخ کی
اتی پر تینیں بھتی کر اپنے جو ختموں اور سماں کے نام بھتھ کر تھی ہے۔
اجازت، بیجت، میں احراام کی شایعہ اس تحریم پر بھتی کے اعلیٰ پیغمبر کو
عبداللہ بھتی کہہ کر پہنچا تھا۔ کچھ دوات کے مطابق ایک وقت تھا کہ
لاجور سے بارہ بیانے والی کے کنارے سے شروع ہو کر بڑے سندھ کے
کنارے فتنے والا نزدیک خان بھتی کا اعلان کیا۔ ”دی بارہ“ بھلاتا تھا۔ بہر حال
پنجاب کے اس طلاقے میں ہے عبداللہ بھتی کے دادا کا نام ساندھ بارہ بیان
بے، بھتی خاندان نے 1332ء، 1589ء (سال) سے 257ء کے
یک مکوت کی۔ قلعہ پورہ، فصل آدا اور سرگھا کے
دریان پنڈی پنجیاں اس طلاقے کا صدر مقام تھا۔
اپے عروز کے زمانے میں بھتی خاندان کی نسلوں

ایک بھتی کے باتوں لا فائی دیتے ہوں کی طرح آساؤں پر بھتھ کرنے والا سندھ
بیونڈ خاک ہو گیا۔

ڈلا بھتی

اپنے دو بیویوں کو دور تھوڑے ساوں کے ساتھ بھتھ کرنے کے پناہ میغار کے

ساتھ وہ سب آگے ہو گئے۔ ”کھلی“ کے میدان میں جاں لج کل حضرت
میاں بھر جاہب کا ہزار ہے، دو ہوں کا اعلان کیا تھا۔

بھتھ کی وقت جیات نے اس طبقتی کاٹھ
کے مطابق جنگ سندھ کے اہم ترین مرکز میں سے ایک تھی۔ سندھ نے یہ
تاں میں بھتھ کر لیا جاتا ہے چنانچہ اللہ کا احتصار رہا تھا کیا جاتا ہے ان میں اس
احصار میں پیار کے جانے بھتھ کا شایعہ اٹھا ہے پچھکے وہ تاریخ جو غل
باشدیوں کے دوسری لکھی گئی اور ہے احمد بن اگریوں نے اسے اپنے سارے ای

بھتھ کے ساتھ ایک ساندھ اور سندھ کے
روانکیں جیسے جیسا کہ دو ہوں کا اعلان کیا تھا۔

بھتھ کی وقت جیات نے اس طبقتی کے جنگ
آگے بڑھ کر جملہ آؤں کو اکارا اور تاریخ
کو یاددا لایا کہ پنجاب کے سفر اور پنجاب کے

حیف رامے (مرحوم) نے سارے امور کا درجہ جنم موہوبہ ہے۔

راجہ پورہ

قدیم ہو گئی موجوں کے مطابق پورہ کی حکومت جنم اور چتاب کے دریانی
طلاقے میں قائم تھی۔ پورہ کا اعلیٰ نام پورہ خاک، پورہ بیانوں نے اسے پورہ بیانی۔
جب 326ء قیامت میں سندھ اعظم نے پنجاب پر حملہ کیا تو وہ پورہ کی دلی

پنجاب کا اصل مقدمہ کیا ہے؟

یہ کب اور کس نے لڑا کی؟

پنجاب کے ہیرو

کیا ہماری نسلوں کو علم ہے کہ پاکستان کے
بننے میں پنجاب نے کتنی قربانیاں دیں؟



لے ایک بھر پورہ سان جنگ کے تحت مغل شہنشہ بیت کے غافل بیاوات کی۔
بیاوات عبداللہ بھتی کے ساندھ کے عدید میں شود پوتی اور اس کے باپ فرید
سے ہوتی ہوئی محمد اللہ بھتی کے درمیں نشستہ کیا۔ ساندھ اور فرید کا باعث
قر اور دے دیا گیا تھا۔ ان پر ادراام بخا کہ وہ کان نہیں دیجئے اور اپنے طلاقے سے
گرنے والے ان قاتلوں کو لوٹ لیتے ہیں جو مغلیہ فوج کے لئے رسد اکر
جائیں۔ حقیقت ہے کہ ساندھ اور فرید کی نسل، اس طلاقے کے تمام
کسانوں نے اسی سرگردی میں مغلیہ شہنشہ بیت و دی کے کرخانوں کو اور سے
تے تسلیم ہی نہیں کیا تھا اور بیاوت کر دی تھی۔ پنجاب کے اس خط پر گوم د
صرف اپنے طلاقے کی ازادی کو قائم رکھنا چاہیے تھا بلکہ ساختی کی ایسیں شبیہوں
اکبر کے ”دون ای“ پر بھتی شدید اعتماد تھا۔ یعنی بخوبی کی ملت کے
اسلام بوقتیں کیا اور اس کا ثبوت ہمارے دور میں بیان کیا تھا جو اس کے اور اس

پورہ کو سندھ کے سامنے لایا گی تو گودا بیان تھا ایک اس کا سارہ لدھ تھا،
اس کی اکھوں میں بدستور چک تھی اور اس کے پیچے پر کوئی پرانی تھی۔
سندھ نے اسے پیچے برہنیاں کی تھیں۔ سندھ کے راہیں نے باختہ، وہ آخر
وہ جست ہے ایک اسی طرف پر جنگ کے لئے پورہ کی پیشیت کے جھکھے کا ع
وہ سندھ ناٹا۔ سندھ ناٹا پورہ پنجاب کی اعلیٰ ایسی سے باختہ، وہ آخر
تھی۔ اس نے ایک اسی طرف پر جنگ کے لئے پورہ کی پیشیت کی قوتات کی خواص
افریقی، پورہ اور اسی طرف پر جنگ کے لئے پورہ کی اعلیٰ ایسی سے باختہ، وہ آخر
پر جست ہے ایک اسی طرف پر جنگ کے لئے پورہ کی اعلیٰ ایسی سے باختہ، وہ آخر
طاولات اگر اور یہ کے بعد اسے پورہ کو دوست کی قوتات کی خواص
تھی۔ اس نے ایک اسی طرف پر جنگ کے لئے پورہ کی اعلیٰ ایسی سے باختہ، وہ آخر
سندھ نے اسی میں جنم کارہیاں پورہ کی اعلیٰ ایسی سے باختہ، وہ پورہ جو پورہ
میں ڈالے کے لئے ایک اسی طرف پر جنگ کے لئے پورہ کی اعلیٰ ایسی سے باختہ، وہ آخر
اور ایک اسی طرف۔ اس عرصے میں اس نے پورہ کی اعلیٰ طاقت کا اعلیٰ از
علم، اسی طرف سے پورہ کی اعلیٰ ایسی طاقت کے ترتیب ہے ایک اسی طرف سے
مرکز میں سندھ نے ایک اسی طرف کو تھا۔ اسی طرف سے کچھ کی چاہیں کافی شروع
تھا کہ ایک کارہیاں کے ساتھ پورہ کی اعلیٰ ایسی طرف سے کچھ کی رہتے
کروں۔ اس کے بھر پورہ نے سندھ کی طاقت کا خونخواری کی رہتے
اخنی پورہ کی طاقت کا خونخواری کی رہتے
رات سندھ کے چھلٹے پورہ سے چھلٹے اسی طرف سے کچھ کی رہتے
اٹھیں جوکہ پورہ کی طاقت کا خونخواری کی رہتے
پورہ کو پار کر لیا۔ پورہ کو تیرجی تو اسے

اطر
پلکان کا
محمدان کھل کے خالہ لارنے میں بھی اسی بھی
تھا۔ پہاڑوں پر مشاہدہ کرنے سے میں ”بھی
انہاں والے پاٹاپیون کے خالہ خاتون کی بناء پر
اس فون کے لئے نہیں دیتا نام تھے۔ بھیجاں یا
شے شطائی۔ اکابر لڑکے تھے اسی کی طرح کے
تین لکھ میں مغل اور اورخانیان سے بچتے کے
ب استعمال نہیں کی کوئی قیام پا کستان کے بعد اس

بچے حملہ کیا۔ رکھ کی فوج نے تامانگوں کی طبقہ کا گھر احمد خان نے تامانقہ بول کر جوں کے مگر سارے مذاہ و داؤں کے خلاف تھے جنکی پڑیں نے
ایل احمد خان اور اس کے ساتھیوں کے علاوہ خود قیدی بھی بڑی بیڑی سے
ٹوڑے، اس لڑائی میں پونے چارساں اگرچہ بیڑی مارے گے۔ پیاری کے یونہ
انستھ طاقتوں کا کچھ نہیں بیڑا جاتا۔ اس واقعہ کی خبر جھکل کی آگ کی
نیزیں کا مہاب نیا، کیا نیس مخفیتین کے آئندہ بھی ان کا فیصلہ کرنے
ٹھاٹھا تو ہی تو ہی کچھ نہیں بیڑا جاتا۔ جسی خلافیت کے کوہہ، دیں ایلی، جسی خلافیت کے
کوہہ، دیں ایلی، جسی خلافیت کے کوہہ، دیں ایلی، جسی خلافیت کے کوہہ، دیں ایلی،

بُشِّرَ خاندان کی تین نسلوں نے ایک بھر پور کسان تحریک کے تحت مغل شہنشاہیت کے خلاف بغاوت کی۔ یہ بغاوت عبداللہ بھٹی کے دادا ساندل کے عہد میں شروع ہوئی اور اس کے باپ فرمید سے ہوتی ہوئی عبداللہ بھٹی کے دور میں نقطہ کمال کو کچھی



ئے احمد خان کھل گویہ جمل کے واقعہ کے بعد جاہدین کی نونج لے کر آس پاس
کے جنگلوں میں چاچپا تھا مر بر کلنے ایک کمپنی چال چلی۔ اس نے نواحی دیہات
میں احمد خان کے قربی رشتہ داروں، عزیزیوں اور سہروں، بیٹیوں کو حراست میں لے لیا

نظام لوہار

نظام 1835ء میں لاپور اور امریکر کے درمیان پہلی میٹھل کے طلاقے تران
تاریخ سے پہلا بیوی۔ اس کا تعلق ایک بہت بڑی اپواگھنی سے تھا۔
بڑی میں لوگوں کے مخفی کام کا کچھ بنا کر کے نکا تو بھائی داری تھی۔ کھنگ میں
جوں بنی تھی، نظام کوں میں پڑھتے ہوئے بھی دہروں والے الگ الگ پڑھا
کرتا تھا جو کس کے ہم سفر اور میتھتے ہوئے تھے لہ دیکھ کر
گورنمنٹ کے مصوبے بناتا تھا۔ اور گورنمنٹ کا سانس آؤ پیلے پر بھاری لکھاں
اور پیچرے پڑھتے کے باکوں والے خالی کنوں پر تندھ نظام اکثریت سوچ
میں میں کہ مریت کا عالم کے ساتھ چھوڑ گئے تو بھی اس کی دل کیا ہے۔ سوچ سوچ کر
اواس سینے پہلے پکن کر کے اپنی کی ریچی کو ڈالنے کی پتوں میں لکھاں اس کی
اپنی کھنکی میں پلپے ہوئے پر بھی ڈالنے اور پھر اپنی کی پتوں میں لکھاں اس کی
لٹے سے خوب ادا کھانا کر کر کیا ہو گیا؟ وہ کوئی کہا کوئی؟ وہ کوئی ادا کوئی
رہا اس کے ادارے ایک بیان نہیں لرا تھا۔ اس کے پھرے کی کرہتے
اس کا اعلان جیسا کہ آپنے کہا ہے: ”جس آپنے اس سارے
کاونڈ کو پکا لگ گیا کہ اپنام پاکے سارے کون کون کے تھا جیسا۔“ نظام اپنی
با خالی سے سچوں میں کہاں کہاں دیکھ کر جانچا جا گیا۔ اس کے قدرت
اس کے کہے پیدا ہو جانے کے پیسے تھا۔ میں بننے تھا کہ اس کے
کمال رکھنے کے اور جان بننے کے پیسے تھا۔ میں بننے تھا کہ
تمہارے پیچے اگر پہلے پیش پیشان آیا تھا، اس کو گھر کی طاقتی
پہنچنے اور پیچی خودتھی کا اور اس کو اس مقدر سارا اکر وہ مرگی،
حافتی تھی تو مجھے کی بڑی طرف زد کو کا۔

جب اس نے دیکھا کہ جنبا کی اس بغاوت میں سے مطلحت کے
بدرے میں شدید کمی آئی جائی تو قوے خودت لاتا ہو پر ایجاد۔ اور عرب
اللہ، کشمکشی جاتی تھات کا اس کے ساتھی کیوں نہ والا ہے۔ اس نے
جہا پر مزاحمت کے لئے وہ دو نیزک کے ساتھیں کیا اسکی اکٹھا کر مزاحوم
گردی تھا۔ وہ اکتوں کو یونگ ٹینک مخصوص ہے تاہت رچنے کیلئے
سلطنت کے عظیم و مسالک کے سامنے اپنے سر کو مدد برخ کے لئے
نیشنز کیا جاوے اور جھانگی اسستول کرنے ہوں گے۔ مغلیہ دور
کے ساری تاریخ فوجیوں نے عبد اللہ بھی لوایہ کیا اور لیے رہے ہیں باعثی
وہ دوپت شیخ زکی کی بھنی، جنبا کی بھنیت میں ایک ایسا خداون
ہے جسے ”اوے اوزار“ اور ”اوے ایجی“ کیا جاتے ہیں میں وہ جنبا کی
پسندیدہ پسندیدہ کا علمدار اوس کسان تحریر کیا سارہ اسٹھ مس کے تخت
مغلیہ اپنے اکابر کو لکھاں دینے سے اکابر کا ایسا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ مس
طروح ایک ایسا شمشک کے سامنے عبور کرنا ممکن نہیں۔ شہنشاہی بیعت کو دور
میں حیرت کی کیتے گئے اور جنبا کے شیر کو جھکا جائے رکھا۔ اس طرح
جنبا کا شمشکی سلامتی کے لئے عبد اللہ بھی نے اپنی لوگوں کے گرم خون
سے حیرت کی برقرار رکھی۔

مکالمہ

ہوئی مگر سارے گاؤں کی ایک
ٹھنڈت دار و دعوت ٹکوک ہبھیت کو بھالے
گئی۔ الیک بس کے بعد جب تک یہ پیونگ کلائن سے سرو بیدا اور تو دایہ
نے ایک بھائی ہوائی اڑادی۔ یہ ڈائی ہیکی رے زمانے میں ملکان نہیں سے بے کار
آئی تھی۔ اسے شوش چھوڑ کر ہبہ اپنے خان کی تک یہ پیونگ ملکان کی شہر
طوانفِ رزخان بنے جو دہلی تاریخ کا نام سے مشہور تھی اور ہبھی تھان کے کئی
دہوڑیں اور مندھ کے کئی گاہر والوں کا پکوچاگا سماجی تھی۔ ”میں نے تاریخ کو
ران مسٹ خان کی خوبی میں ناچتے دیکھا تو اُو یہ جگہ جیوں جیاں
پہنچی میں اس را ذوقش نہ لیا تو کام مگت جے گا۔“ اپنی اولاد کی تم حاصلی
ہوں کیوں یہ خان صاحبی دیتا تھا
کے تھیری۔“



حمد ندیم قاسمی

(1) نمبر قسط

سمر در گیر میں دخل ہوا تو ایک بہت بخاری رخ کرے پوچھ سے اس کی کمبوٹی
جاری رکھی۔ لگای ریگن پھول تھیں، جیسے یا تی اس کے طبق میں آکر
ٹانکیکی ہیں اس کی بہت اندر رکھ کر ہی ہوئی اکھیں پکڑ کر جس
لکھے تھے کہ بات شوئے کرنے سے پہلے بند و موقن کا دھقون کر بخاری
کا اور اس کے قریب پنج ٹانک سپاہی ہوئی یونیکا کو پکڑ
کر ساری نالے سے پر

شاعر، افسانہ زگار، احمد ندیم قائمی کے منتخب افسانوں سے خوبصورت انسانہ

میں جو لکھ کر ملکہ کے پاس آئے تھے اس نے اپنے بارے میں کہا۔
”ایسا کہا جائے کہ میرے بارے میں کوئی بخوبی کہنا کیا ہے؟“
”بے شکریتی کی وجہ سے اس کے بارے میں کوئی بخوبی کہنا کیا ہے؟“
”بے شکریتی کی وجہ سے اس کے بارے میں کوئی بخوبی کہنا کیا ہے؟“

سچانیا خاون کو سو بوجی اپنے سارے بچے مارے کے مارے اسے مارنے کا اعلیٰ
جگہ تھا جو پہلے کے پاس اپلوں کے وہ سکنیں میں بیٹھے بیانکل ایک پر چاہی
علوم اور عقیقی کے درمیانی تباہی کے خاموشی کے اس طرز کو کیا۔“
بکان کا بخاکیاں کیسے ہے؟ ماری کمالا قاتون آنکھیں اس نصیبوں
کیکاں کا عکسیں ایک سو سو سو سو سو سو سو سو سو سارے
شہزادوں پر بکار آئیں اسکی عکسون کے سامنے ایک عکسیں
بیکنی اپنے سارے بچے اور بھرپار کمالا کا اپنے کے ہونٹ کی حرباں اور
خونست کی کمان! ایک اتوکی بارڈر چکا ہندو گروں کی طرح جیکی کمالا
جس کی انتہا تک لگوں۔ بیگان ایک بچے بات بیٹت جاں ڈال

کس کے۔۔۔ پڑھیا پڑھی سست اپنے رسرد کے نتے اے آئے
”بھاگی گی؟“ اے سجنان شہنشہ بھی تھی؛ شباشیں وہیں کے دادوں
اور اونتھ اس پاپ پر جو سکھ رہے تو نئے جنے کی سیکھی
سے پا بندھے چاٹا۔۔۔ وہ اک سکھ بھاگی؟۔۔۔ پڑھنے کا لالا

کشمکش

سہارب خان کی نئی بیوی تو ملتان کی مشہور طواائف زر تاج ہے جو وہاں تابیٰ کے نام سے مشہور تھی

اور پلٹ سارے گاؤں میں گونج گیا
کنجی! کنجی! سہار بخان کی دکان ابھی... وہ دکان اسمان اخواہ کر گھر
میں روپیں بوگیا۔ پانی سکھتے چلتے جو گیا تراوتی رات گاؤں سے بھاگا اور
کنستے ہیں کالکن پر میں کی خوشی ہو گئی۔ سرو بھی دس برس ہی تک کا تھا کہ
خاں صاحب سہار بخان اپنے گاؤں والوں کا کامیاب دن تباہی سے تباہی
سرودی اپنی کپکے سے کامیں میں اور دریمیں بھی جوں جوں میں دخل

بھی۔ سچنے میں کار اس نے رودہ رکاون کے سامنے ترقی کی اور میں کام کا کرکارا کا۔ وہ بخوبی خود رکراپ بھراپ بوسوں سے قبڑ کرچکھی ہے۔ اب وہ ایک دُکی پیدوں سے ادھار کا بعد ملے شمارا حسان چیز، رہ جھانجھی کی بازٹ نیسیں جس پر ایک دُکی کا بارے کے ملے۔ اس کا ملے اس کا ملے۔ لیکا گاؤں دے گا لوگوں نے ایک دُمر کے کی طرف دھماکا اور اکھوں میں فیصلہ کیا کئی خاص چرن نہیں ہے۔ گاؤں سے تینی کوئی کوئی دُمر بسے اہن کا کام اور دوہری بے اہن طریقے سے نو جانوں اور دو روپیوں کے درمیان دوستیوں کے تنازعے ہے۔ پتی کی اور اپنی پتی پتی اور نزدیک اپنی زیری۔ پھر سر در جان ہو گی تو اس کے لئے ایک دُکی اور دُکیوں میں اکھیزیں

پر کھکھ پانی کے سامنے اخخار کیا
جاتا ہے اور یہ پانی اس روز اُبلا جب
کنوں پر جاتی ہو مکالاں کو ایک سکان قادر نے چھین دی۔ وہ اس کے پیچے
چلتا رہا اور حسب مکالاں کی گھر ٹھیک ہے میں یا اسی لئکر پر بڑا ہو کھانا۔ جسی

پندرہ میں کی پکری ہوتی ہے۔ اب بتاؤ ان
میں ہم دونوں اپنا شپورا کریں یا کھائیں پیش اور اونچیں پیش۔ ویسے بھی
دل کچھ بولا یا سارہ تھا۔ سچا ہوں گلوکھلے کے لائق نہیں۔ اس کی آنکھوں

اب بس چند مہینوں تی ختم پکوئی کر کیں اپنے نوچنے آتی۔ جاگے کی ایڑی بھی چینی۔ پیاہہ اور سال بکرے کے بھوکمال خان قاتا ہے اور بکرے پر بچی کی ایڈا میں آتے۔ اگر انہیں بھرے میں کچھ ٹوٹ لئے تو کوش کی اور پھر دن جانے اس کی حالت میں سرو کی پوری مرگی۔ وہ لفڑا سارے بھرے اور پھر دن جانے اس کے من میں کامیابی پندرہ تو بعدی کاون چوڑے کرتا ہے میاگ۔ حتیٰ کمال پکارا جاوائی۔ گیری انیں اب چند مہینوں کی باتے۔“

اس نے نوشچ گھوڑا کہ سہرا بخان کی بیوی تو ملتان
کی مشہور طائف رتاج بنے جو بہا تابی کے نام سے
مشہر تھی اور بلوچستان کے تین دیوبول اور مندھ کے تین
جا گیر داروں کے پہلوگ را بچی تھی۔ میں نے تابی کو
رن مست خان کی خوبی میں ناتھے دیکھا ہے لوگو!



توس کو لو کے جاؤں کی وبا.....
 کمالاں کام بارا باغ باکل عین کا پر دنگوڑہ گیا تھا۔ اگر چہ ماضتے پھٹ جانے کے بعد دوسرا ماضتے مہیا کر دے۔ حکم کمالاں دن میں ایک دوباری اپنی کی دھولی ہوئی تھی۔ پھر سالہ کی ختم ہو گئی۔ شروع شروع میں وہ دادی اور اپنا بنا تسلی من کرنے کا شروع ہے۔ کیا اس نے مولوی صاحب سے کھاکتے رہے گئی تھی جسے نیندیں ڈرگی ہے۔ تاہم کیا اس نے مولوی صاحب سے کھاکتے رہے گئی تھی، حکمی دی گر واڑی نے اسے جھکایا۔ مگر نہیں۔ جانتی ہیں! جسم خود کو جزوی طور پر جو اسی کی تھیں کرتے ہوں گے۔
 بھجنیں میں کمزوری سے کھلکھل ہوئی تھیں۔ کیونکہ ناچ جے دوسارے پلے تم کم کوئی سے ایک روز ای گلرا جو کر لائی تھیں۔ ۷ جن گھنے سر پر کے ہر ہنی کی قلائقی بھری تھیں۔ اپنی تو قہرے دوں کا بھری سے بھری جان! پھر

بڑھیا کی باقی باتے اے، بڑھیا سردو لاوا داع دیق۔
بڑھیا میں کی باقی ان رخیں دیجی اے پکا کیں تو کھلی مولوی تو نہیں بنا
چارہا، یہ سادا کی پک کس کی آنکھوں میں نہیں بھیتی۔ بھوتی تو ہے پر نامیں
جنوناک بھوں چھڑھا کر بتا۔ جیسا ایک دن مہیرہ ہورا جا دو مرکمیتی
بڑھیا کی باقی کے دروان میں، سردو اسی طرح
تکمیلوں سے کمالاں کو دیکھتا ہا اور کلاماں جملے ہوئے
اپلوں میں اپانچناٹھوں ٹھوٹس کر ہر طرف چھوڑ پین
سے آگ بکھیرتی رہی اور جب بڑھیا ذلی چھانکنے کے
لئے رکھا، تو اسے تما کوسرو دی جویز، بھرتی سے جو زا

الله حسني اللہ، کالاں بہت دیر کے بعد اس دعائی کلی تکمیر سے پڑی۔
 پڑت کبویں اپنی بہنوں کو جا کر پیچے، ”جو جوان مکارا کو روا“ پر تو سب
 بھائی تھی بھائی پیش کر جاؤ۔ ”کالاں نے کڑک کر کہا“ تو پھر جیسا اماں سے
 عشق لڑا، ”جو جوان مس کر روا“ و تو قمر بھکی سے پیار، ”کالاں آئے سے باہر
 ہو گئی۔ قادر کو کہو، پھر کہا تو کہا کہ میں کی آن میں کوئی کی گھٹت خالی
 ہو گئی۔ لڑکاں اکل کو بھاگی آئی۔ قادر اپا کپ در دکل گیا اور دہاں سے
 پکارا، ”آخوندجی ہونا کچھ بھری!“ لڑکاں جو مارے ہمدری کے کالاں
 کے پاس جمع ہوئی تھیں ایک دمرداہ کی طرف، کچھ رسمکش ایں، اکھیں اور پھر
 زور سے تھیتھے بارے لٹکیں۔ کالاں نے گھٹرے رہ میں پرے مارے اور درودی
 چالی و اپنی گھر آئی۔ پسلے تو دیکھ کر بلکہ کوئی کوئی نہیں۔ پھر دادی
 اور ابا کی تسلیم کے سامنے کی بیٹتی بیان کی اور جب رفت اور سوز سے
 سارے خادم شے کی بیٹتی بیان کی اور جب آخر ہیں، غصے میں
 گھٹرے توڑے کیا تو دلسا پارنے کی خاطر وادی کو
 دیکھا اور دادی مکھلا کر پس پڑی۔ جہاں ہو کر ابا کی
 طرف دکھا۔ اس کی آنکھوں میں زما نسخہ تھا جو
 آنکھیں لٹھتے کیا فو روگ اور جب بڑھا نے
 اس سے خاطر ہو کر کہا ”چنان بہت بڑی
 طرح پھر اسنا ٹھا کے سرو میں“ تو
 دو دوں ایک ساتھ منہ پرے۔

A photograph showing a man in a blue long-sleeved shirt painting a wooden door. He is holding a paintbrush in his right hand and a paint can in his left hand. The door is light-colored wood with vertical planks. The background is dark, suggesting an interior wall.

An illustration showing a hand reaching out from the right side of the frame, holding a bunch of ripe yellow bananas. To the left of the hand is a large, ornate orange jug with a spout and a handle, containing some liquid. The background is a simple green gradient.

سے اقسام کے ریتی ہو۔ گوئر لایاں سکتیں
لیکن بھیچ پہ جھینپ جاتیں اور بڑھیں پڑھیں
ایک دوسرے کا کافی پامنہ رکھ کر کھینچ، آخوندجی
ہے ناجی۔ یہ سب کچھ ان کر ہمیں کمالان کے تدریج
بدلتے اور وہ گواہ اور آشنا ہیں کہ کامیاب ہوئے ہے سے تسلی
چل جاتی۔ گھر آتی تو ادا و ابرا میں نہ جھترے کا تھا شاکری اور مدد
کھول کر ہے جسی کہ کوشش کرنی۔ یہ سبیا تائی اور درود یا آثار
دکھ کر خوش ہوتے اور جب کمالاں سوچتیں تب براتات گئے مختبل
کے بارے میں باحق کرتے رہتے۔ ”ہوئے ہوئے ایسی مدد حاصلی

میں جو سادگی کی چک ہے نا اماں! وہ نہ

میں۔ تھے ہماری خشیداں میں، کچھی بھرپوری میں۔
بڑھایا جیسی کی باقی تین رنگ دیتی۔ اے پاک! کہیں تو بھی مولوی تو نہیں بنا
جا رہا؟ یہ سادگی کی چمک کس کی آنکھوں میں نہیں ہوتی۔ جو تھی تو ہے پرانا سب
اب کے بڑھایا جیسی پر سے اُنھی کھڑی ہوئی اور شکستی
ہوئی بولی "معلوم ہوتا ہے شیرنی کا دوہرہ پیا ہے بیگانہ
نے۔ بھتی سرور میتے ایسی لڑکیوں کے دم سے دنیا
کی بہار قائم ہے، ورنہ ان شریف زادیوں کا لئے چلے تو
مذنب، میم، کچھ، لٹگانگا، دنما، کوئی مرتبتا، دنما، کر، کھو، ۲۳

سائب جنگلہیوں کی بات ہے، ”بڑھیا سر و روا طلاع دیتی۔
ورنا ک بھوں چڑھا کرتا۔“ یہاں ایک دن میں ہے ہورا ہے اور تم کتنی
بڑھی کی باتوں کے دروان میں، سرور اسی طرح
نکھلہیوں سے کمالاں کو دیکھتا ہا اور کمالاں جلے ہوئے
املپوں میں پانچ پانچاٹھوں خلوں کو ہر طرف پھوڑ پین
سے آگ بکھیرتی رہی اور جب بڑھیا ذلی بچا نکتے کے
لئے رکھا، تو اس تباہ کر سے وہ نہ ہوئی، بلکہ اسی سے جڑا

بھارت کے نامور گلوکار غنیم ادھاس 73 برس کی عمر میں انتقال کر گئے..... ان کی گائیکی نے پوری دنیا میں ایک محضیاً لہذا کہتی۔ ”چھپی آئی ہے طلن سے چھپی آئی ہے“..... یہ وہ گنس تھا جس نے پورے برخیزی میں دھرم پا دی اور پھر ان گیت نے اس کو جہاں عالمی شہرت دی وہاں انہوں نے شراب کی شاعری پر بھی خوب داد حاصل کی اور ان کا نام مخصوص کر بھارت کی غزل کا بیکی میں وہ بہت آگئے نکل گئے۔

تم تو بیا پورا گئے پورے سکون کے ساتھ
پورے گئے عمر بھر کی بے کوئی ہمکو

اسد شہزاد

جانا ہی تھا تو ندا حافظ کہتے جاتے

زبان سے نہ بیری آنکھوں سے ہی کہدیجے

تم اس جہاں میں بھی خوش ہی رہو گے

بھیں یہ معلوم ہے.....

پر ایک عمر بھر کا غم دو گئے ہوتم

محبے معلوم ہے.....

پلت کر تم بھیں آئتے پر گردل کی

آواز سننے چاہے.....

تھہاری گانی غزلیں اب عمر بھر کا اناش ہیں۔ تھہاری موت ایک شافت، ایک تینہ تیب، ایک گیت، ایک غزل کی بھی موت ہے۔ تھہاری اچاک موت نے نیا نے موتیقی کو اداں کر دیا ہے، تم تو جدا ہو گئے ہو مگر تھہاری گانی موسیقی مدد یوں اترتی رہے گی۔ تھہاری وفات پر مجھے شہر زمانہ تھہارے ہی ساتھی کی یہ غزل آج بہت یاد آرہی ہے۔

چنپی نہ کوئی مندیں جانے وہ کون سادیش

کہاں تم خل گئے

کہتے ہیں لئن کی کوئی سرحد نہیں ہوتی، اس تعلق فن کے کسی بھی شعبے سے کیوں نہ ہو۔

آہ! پنکج اداس

شہنشاہ غزل تھا...

وہ سُرود سے نہیں سُر اس سے کھلیتے تھے

